Deeneislam.com - Urdu Islamic Website

وضو درست کیجیے

اس رسالہ میں وضو کے فضائل، وضو کا
مسنون طریقہ اور ضروری مسائل معتبر
کتابوں سے لکھے گئے ہیں۔

تالیف

مفتی عبدالرؤف سکھروی
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	تصدیق	٦
۲	عرضِ مؤلف	۷
۳	وضو کے لفظی و شرعی معنیٰ	۱۰
۴	گناہوں کی معافی	۱۰
۵	اعضاءِ وضو کی نورانیت	۱۱
٦	وضو کے فرائض	۱۳
۷	وضو کی سُنّتیں	۱۳
۸	مِسواک کرنے کا طریقہ	۱۴
۹	مِسواک کس قسم کی ہونی چاہیے؟	۱۵
۱۰	مِسواک کی لمبائی	۱٦
۱۱	وضو کے مستحبات	۲۱
۱۲	وضو کے مکروہات	۲۳

Find more at: www.deeneislam.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۳	وضو کا مسنون طریقہ اور آداب	۲۴
۱۴	وضو کب فرض ہے؟	۳۳
۱۵	وضو کب مسنون ہے؟	۳۳
۱۶	وضو کب مستحب ہے؟	۳۳
۱۷	وضو توڑنے والی چیزیں	۳۵
۱۸	خون نکلنے سے وضو ٹوٹنا	۳۶
۱۹	مسوڑھوں سے خون بہنا	۳۹
۲۰	آنکھ اور کان سے پانی بہنا	۴۰
۲۱	وضو میں قے ہونا	۴۱
۲۲	بے ہوش ہونا	۴۲
۲۳	وضو میں نشہ کا حکم	۴۳
۲۴	ہنسی سے وضو ٹوٹنا	۴۳
۲۵	وضو میں خون لینا	۴۴

Find more at: www.deeneislam.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۴۷	بحالتِ وضو سونا	۲۶
۴۷	بحالتِ وضو اُونگھنا	۲۷
۴۷	اعضاءِ وضو پر کسی چیز کا جما رہنا	۲۸
۴۹	کسی حِصّہ کا خشک رکھنا	۲۹
۵۱	ڈاڑھی کا حکم	۳۰
۵۲	زخمی اعضاء کا حکم	۳۱
۵۳	کٹے ہوئے اعضاء کا حکم	۳۲
۵۳	اپنا یا کسی دوسرے کا ستر دیکھنے کا حکم	۳۳
۵۴	وضو میں شک کے احکام	۳۴
۵۵	وضو میں پانی ضائع کرنا	۳۵
۵۷	معذور کے مسائل	۳۶
۶۲	متفرق مسائل	۳۷

Find more at: www.deeneislam.com

تصدیق

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی

نائب صدر جامعہ دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی!

احقر نے عزیز محترم مولانا عبدالرؤف صاحب سکھروی نائب مفتی دارالعلوم کراچی کا مرتب کردہ رسالہ "وضو درست کیجیے" کا مطالعہ کیا، ماشاء اللہ عزیز موصوف نے اس رسالہ میں نہایت مفید اور کار آمد باتیں جمع فرمادی ہیں جو مستند اور معتبر ہیں، اور اگر ہم ان باتوں کا خیال رکھ لیں تو کسی محنت و مشقت کے بغیر ہمارا وضو سنّت کے مطابق ہو جائے۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس محنت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائیں اور انہیں اسی طرح کی مزید خدمات کے لیے موفق فرمائیں اور مسلمانوں کو ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

خادم طلبہ دار العلوم کراچی

Find more at: www.deeneislam.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلف

وضو کے بارے میں احقر کے الگ الگ دو رسالے تھے، ایک "مسائلِ وضو" دوسرے "وضو درست کیجیے"! دونوں میں بعض مسائل کم وبیش تھے اور ان کی ترتیب میں بھی قدرے فرق تھا، بعض احباب نے انہیں یکجا کرنے کا مشورہ دیا جو ناچیز کو بھی پسند آیا۔ اس لیے اب ان دونوں رسالوں کو یکجا کر دیا ہے۔ اصل ترتیب "وضو درست کیجیے"! کی رکھی ہے اور "مسائلِ وضو" کے جو مسائل "وضو درست کیجیے" میں نہ تھے اس میں ان کا اضافہ کر دیا ہے اور پہلے ان دونوں رسالوں میں وضو کے مسائل بغیر عنوان کے جمع کیے گئے تھے، اب انھیں عنوانات کے تحت منضبط کر دیا ہے تاکہ استفادہ آسان ہو اور دیگر چند مسائل کا اضافہ بھی کر دیا ہے، بندہ کی دُعا ہے کہ حق تعالیٰ اس کو اپنے لیے خالص فرمالیں اور قبول فرمالیں اور تمام مسلمانوں کو اس کے مطابق اپنا اپنا وضو درست کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

بندہ عبد الرؤف سکھروی

۱۴۱۵/۲/۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ جلّ شانہٗ کے لیے ہیں جس نے ہمیں انسان اور پھر مسلمان بنایا، اور بیشمار درود وسلام ہوں اس محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے ہمیں آدابِ انسانیت تعلیم فرمائے اور طہارت ونظافت کے احکام سے آگاہ فرمایا۔

کبھی آپ نے اس پر غور فرمایا کہ نماز کے متعلق قرآنِ کریم اور احادیثِ طیّبہ میں بے شمار انوار وبرکات اور فوائد وثمرات کا ذکر ہے نماز پڑھنے سے وہ ہمیں کیوں حاصل نہیں ہوتے؟ آخر کیا وجہ ہے کہ ہم ان سے محروم رہتے ہیں؟ اور یہ محرومی ایک ہمہ گیر صورت اختیار کر چکی ہے۔

Find more at: www.deeneislam.com

غور کرنے سے اس کی بہت سی وجوہات سمجھ میں آتی ہیں، جن میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم میں کامل طریقہ سے وضو کرنے کا اہتمام ختم ہوگیا ہے، اکثر ہمارا وضو ناقص اور خلافِ سُنّت ہوتا ہے۔ عجلت، غفلت، سُستی اور لاعلمی میں آداب اور سُنّتوں کا خیال ہی نہیں رہتا۔ اس کوتاہی میں بعض اچھے خاصے دیندار اور پنجوقتہ نمازی بھی مبتلا نظر آتے ہیں ــــ اس کوتاہی کو دُور کرنے کے لیے یہ کتابچہ تحریر کیا گیا ہے، اس میں وضو کے چند فضائل، فرائض، سُنّتیں، مستحبّات اور وضو کا مسنون طریقہ اور بعض ضروری مسائل لکھے گئے ہیں، آپ پوری توجّہ اور اصلاح کی نیّت سے ان کو پڑھیں، اور اپنے وضو کا بھرپور جائزہ لیں اور مسلسل لیتے رہیں اور بیان کردہ طریقہ سے ملاتے رہیں تاکہ وضو کی تمام کوتاہیاں اور خامیاں دُور ہوں اور خلافِ سُنّت وضو کرنے کی عادت چھوٹ کر سُنّت

Find more at: www.deeneislam.com

کے مطابق وضو کرنے کی عادت ہو جائے، اور نیز اپنے اہلِ خانہ، بچّوں اور بچیوں کو بھی اس کے مطابق وضو کرنے کی تلقین کریں بلکہ کبھی کبھی اپنی نگرانی میں ان سے وضو کرائیں، اور وضو کے مسائل بھی ان کو سمجھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سُنّت کے مطابق وضو کرنے اور نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وضو کے لفظی و شرعی معنیٰ

وضو کے لفظی معنیٰ "صفائی ستھرائی" کے ہیں اور شریعت کی زبان میں چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں دھونے اور چوتھائی سر کے مسح کرنے کو وضو کہتے ہیں۔ (بحر الرائق)

گناہوں کی معافی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Find more at: www.deeneislam.com

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا، اور خوب اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے سارے گناہ نکل جائیں گے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔ (صحیح بخاری و مسلم)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و ہدایت کے مطابق، آداب و سنن کے اہتمام کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے اچھی طرح وضو کرے گا تو اس سے صرف اعضاءِ وضو کی میل کچیل اور باطنی ناپاکی ہی دُور نہ ہوگی بلکہ وہ شخص گناہوں سے بھی پاک و صاف ہو جائے گا۔ (معارف الحدیث)

اعضاءِ وضو کی نورانیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اُمتی

قیامت کے دن بُلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں روشن اور منوّر ہوں گے۔

تشریح: دُرست وضو کا اثر اس دُنیا میں تو یہ ہوتا ہے کہ چہرے اور ہاتھ پاؤں کی صفائی اور دُھلائی ہو جاتی ہے اور جسم گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور خاصانِ حق کو ایک خاص قسم کی روحانی نشاط و انبساط کی کیفیت حاصل ہوتی ہے، لیکن جیسا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے، قیامت میں وضو کا ایک عجیب و غریب اثر یہ بھی ظاہر ہوگا کہ وضو کرنے والے آپؐ کے اُمتیوں کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وہاں خوب روشن اور تاباں ہوں گے اور یہ ان کا امتیازی نشان ہوگا، پھر جس کا وضو جتنا کامل و مکمل ہوگا اس کی یہ نورانیت اور تابانی بھی اسی درجہ کی ہوگی جس کی صُورت یہی ہے کہ وضو ہمیشہ دھیان اور اہتمام کے ساتھ مکمل کریں اور

Find more at: www.deeneislam.com

جملہ آداب اور سُنّتوں کی پوری پابندی کریں۔ (معارف الحدیث بتصرف)

وضوء کے فرائض وضوء میں چار چیزیں فرض ہیں:

۱. ایک مرتبہ سارا مُنہ دھونا۔
۲. ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔
۳. ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
۴. ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

(مائدہ۔ بحر ص ۹ جلد ۱)

وضوء کی سُنّتیں وضوء میں سُنّتِ مؤکّدہ پندرہ ہیں:

۱. وضوء کی نیّت کرنا۔ (درمختار، ص ۷۲ جلد ۱)

تشریح: یعنی وضوء شروع کرنے سے پہلے دل میں ثواب اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ارادہ کریں، صرف ہاتھ مُنہ صاف کرنے کی نیّت نہ ہو۔ نیّت کے الفاظ یہ ہیں: اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لیے وضوء کرتا ہوں۔

Find more at: www.deeneislam.com

۲ بسم اللہ کہنا۔ (درمختار، ص ۷۴ جلد ۱)

تشریح: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر وضوء شروع کریں بعض روایات میں یہ دُعا بھی منقول ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ، پڑھ کر وضو شروع کریں۔

۳ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا۔ (درمختار ص ۷۵ جلد ۱)

۴ مِسواک کرنا۔ (درمختار ص ۷۷ جلد ۱)

مِسواک کرنے کا طریقہ:

مِسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح لیں کہ مسواک کے ایک سرے کے قریب انگوٹھا اور دوسرے کے اور مٹھی باندھ کر پکڑیں اور پہلے اُوپر کے دانتوں کی لمبائی میں داہنی طرف مسواک کریں پھر بائیں طرف، اسی طرح پھر نیچے کے دانتوں میں کریں۔ اور ایک بار مسواک کرنے کے بعد مسواک کو مُنہ سے

Find more at: www.deeneislam.com

نکال کر نچوڑیں اور ازسرِنو پانی سے بھگو کر کریں، اسی طرح تین بار کریں، اس کے بعد مسواک کو دھو کر دیوار وغیرہ سے کھڑی کر کے رکھدیں، زمین پر ویسے ہی نہ رکھیں، اور دانتوں کی چوڑائی میں مسواک نہ کریں۔ (درمختار، ص ۷۸ ج ۱)

مِسواک کس قسم کی ہونی چاہیے:

مسواک ایسی خشک اور سخت لکڑی کی نہیں ہونی چاہیے جو دانتوں کو نقصان پہنچائے اور نہ ایسی تر اور نرم کہ میل کو صاف نہ کر سکے بلکہ متوسط درجہ کی ہونی چاہیے، نہ بہت نرم، نہ بہت سخت۔ زہریلے درخت کی بھی نہیں ہونی چاہیے۔ پیلو، زیتون یا نیم یا کسی کڑوے درخت کی ہو تو بہتر ہے۔ (درمختار، ص ۷۸ ج ۱)

مِسواک کی لمبائی:

لمبائی میں ایک بالشت ہونی چاہیے، استعمال میں تراشتے تراشتے اگر کم ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں اور جب پکڑنے کے قابل نہ رہے

تو بدل لینی چاہیے اور موٹائی میں انگلی سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے اور سیدھی ہونی چاہیے، گرہ دار نہ ہو۔ اگر مسواک نہ ہو یا دانت نہ ہوں تو کپڑے یا انگلی سے مسواک کا کام لینا چاہیے۔ (درمختار، ص ۷۸، ج ۱)

۵ کُلّی کرنا۔ (درمختار، ص ۷۸، ج ۱)

تشریح: کُلّی تین بار کریں لیکن پانی ہر بار ہونا چاہیے اور مُنہ بھر کر ہونا چاہیے اور کُلّی میں اس قدر مبالغہ کرنا چاہیے کہ پانی حلق کے قریب تک پہنچ جائے بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو، اگر روزہ دار ہو تو اس قدر مبالغہ نہ کرنا چاہیے۔

۶ ناک میں پانی ڈالنا۔ (درمختار، ص ۷۹، ج ۱)

تشریح: ناک میں تین بار پانی لینا چاہیے اور ہر بار نیا پانی ہونا چاہیے اور اس قدر مبالغہ کیا جائے کہ پانی نتھنوں کی جڑ تک پہنچ جائے بشرطیکہ وضو کرنے والا روزہ دار نہ ہو، اگر روزہ دار ہو تو اس کو زیادہ مبالغہ نہیں کرنا چاہیے۔ (درمختار، ص ۷۹، ج ۱)

Find more at: www.deeneislam.com

۷ ڈاڑھی کا خلال کرنا۔

تشریح: خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کے چُلّو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں ڈالیں اور ہاتھ کی پُشت گردن کی طرف کرکے انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے سے اُوپر کی جانب لے جائیں۔

واضح رہے کہ اگر وضو کرنے والا حج یا عُمرہ کا احرام باندھے ہوئے ہو تو اُسے ڈاڑھی میں خلال نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ خلال کرنے میں بال ٹوٹنے کا اندیشہ ہے اور مُحرِم کو بال توڑنا منع ہے۔ (درمختار و ص۹۶ ج۱)

۸ ہاتھوں کو انگلیوں کی طرف سے دھونا نہ کہ کہنیوں کی طرف سے۔ (علم الفقہ [illegible])

۹ (الف) ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (درمختار ص۸۰ ج۱)

تشریح: ہاتھ کی انگلیوں کے خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی پُشت دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر اُوپر کے ہاتھ کی انگلیاں نیچے کے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر کھینچ لیں۔ (درمختار ص۸۰ ج۱)

Find more at: www.deeneislam.com

(ب) پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (درمختار، ص ۸۰ ج ۱)

تشریح: تین بار پیر دھوتے وقت پیر کی انگلیوں کا ہر بار خلال کرنا، اور خلال کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اس طرح خلال کریں کہ داہنے پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔ (درمختار، ص ۸۰ ج ۱)

۱۰ ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔ (درمختار، ص ۸۰ ج ۱)

تشریح: سر پر مسح کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ مع انگلیوں اور ہتھیلیوں کے تر کر کے سر کے آگے کے حصّہ پر رکھ کر، اس طرح رکھ کر پیچھے لے جائیں کہ سارے سر کا مسح ہو جائے۔

(شامی، ص ۸۰ ج ۱)

۱۱ کانوں کا مسح کرنا۔ (درمختار، ص ۸۲ ج ۱)

تشریح: سر کے مسح کے بعد کانوں کا مسح کرنا، لیکن کانوں کے مسح کے لیے از سرِ نو ہاتھوں کو تر نہ کرنا چاہیے بلکہ سر کے مسح کے لیے جو

Find more at: www.deeneislam.com

ہاتھ تر کیے تھے وہی اس کے لیے بھی کافی ہیں، ہاں اگر سر کے مسح کے بعد عمامہ یا ٹوپی یا اور کوئی ایسی چیز چھوئیں جس سے ہاتھوں کی تری جاتی رہے تو پھر دوبارہ تر کریں، اور کانوں کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ اور اندرونی حصّہ میں اچھی طرح گھمائیں اور انگوٹھوں سے ان کی پشت پر مسح کریں۔ (شامی، ص ۸۲-۸۳، ج ۱)

۱۲ ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (در مختار، ص ۸۰، ج ۱)

تشریح: ہر عضو تین بار اس طرح دھونا چاہیے کہ ہر بار پورا دُھل جائے اور اگر ایک بار آدھا اور پھر دوسری بار باقی دھویا تو یہ دو بار نہ سمجھا جائے بلکہ ایک ہی بار سمجھا جائے گا۔ (شامی، ص ۸۰، ج ۱)

۱۳ ترتیب سے وضو کرنا۔ (در مختار، ص ۸۲، ج ۱)

تشریح: وضو اسی ترتیب سے کرنا چاہیے جس ترتیب سے لکھا گیا ہے یعنی پہلے نیّت کرنا پھر بسم اللہ پڑھنا پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا،

Find more at: www.deeneislam.com

مِسواک کرنا، کُلّی کرنا، پھر ناک میں پانی ڈالنا، پھر مُنہ دھونا، پھر ڈاڑھی کا خلال کرنا، پھر ہاتھوں کا دھونا، پھر انگلیوں کا خلال کرنا، پھر سر کا مسح کرنا، پھر پیروں کا دھونا، پھر پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (علم الفقہ، ص ۷۸، ج ۱)

۱۴ پے در پے وضو کرنا۔ (درمختار، ص ۸۳، ج ۱)

تشریح: ایک عضو کے دھونے کے بعد دوسرے عضو کے دھونے میں اس قدر دیر نہ کریں کہ پہلا عضو باوجود ہوا اور موسم کے معتدل ہونے کے خشک ہو جائے، ہاں اگر کسی ضرورت کی وجہ سے اس قدر دیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ (درمختار، ص ۸۳، ج ۱)

۱۵ اعضاءِ وضوء کو مَل مَل کر دھونا۔ (عِلم الفقہ، ص ۷۸، ج ۱)

تشریح: یعنی وضوء میں جو اعضاء دھوئے جاتے ہیں جیسے چہرہ، ہاتھ اور پیر، انہیں خوب مَل کر دھوئیں، خاص طور پر سردیوں کے زمانہ میں اس کا زیادہ خیال رکھیں کیونکہ خشکی کی وجہ سے جسم کے کچھ

حصے کے خشک رہنے کا قوی اندیشہ ہے۔

وضو کے مستحبات

وضو میں چودہ ۱۴ مستحبات ہیں:

۱ پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔ (درمختار، ص ۸۶، ج ۱)

تشریح: وضو کے لیے کسی اونچے مقام پر بیٹھنا چاہیے تاکہ مستعمل پانی جسم اور کپڑوں پر نہ پڑے۔ (درمختار، ص ۸۶، ج ۱)

۲ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا۔ (درمختار، ص ۸۶، ج ۱)

۳ وضو کا برتن مٹی کا ہونا۔ (عالمگیری، ص ۶، ج ۱)

تشریح: پلاسٹک، اسٹیل، سلور، تانبا، پیتل کے برتن سے وضو کرنا بھی بلاکراہت درست ہے۔

۴ وضو کرنے میں کسی سے مدد نہ لینا۔ (درمختار، ص ۸۶، ج ۱)

تشریح: یعنی کسی دوسرے شخص سے اعضاءِ وضو کو نہ دھلوائیں، بلکہ خود ہی دھوئیں، اور اگر کوئی شخص پانی دیتا جائے اور اعضاء کو خود ہی دھوئیں تو کچھ مضائقہ نہیں، اسی طرح بیماری و علالت

کی بنا پر کسی دوسرے سے دُھلوائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔
(درمختار، ص ۸۶، جلد ۱)

۵ اعضاء وضو کا جہاں تک دھونا فرض ہے اس سے زیادہ دھونا۔ (عالمگیری، ص ۶ ج ۱)

۶ داہنے ہاتھ سے کُلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ (عالمگیری ص ۶ ج ۱)

۷ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (عالمگیری، ص ۶، ج ۱)

۸ انگوٹھی، چھلّے، چوڑیاں وغیرہ اگر ایسی ہوں کہ جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ نہ بنیں تو ان کو حرکت دینا۔ (علم الفقہ، ص ۷۹، ج ۱)

۹ کانوں کا مسح کرتے وقت چھوٹی انگلی کا دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔ (عالمگیری، ص ۶، ج ۱)

۱۰ پیر دھوتے وقت داہنے ہاتھ سے پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے مَلنا۔ (عالمگیری، ص ۶، ج ۱)

۱۱ سردیوں کے موسم میں پہلے ہاتھ پیروں کو تَر ہاتھ سے مَلنا

تاکہ اعضاء پر دھوتے وقت پانی آسانی سے پہنچ جائے۔
(علم الفقہ، ص ۷۹، ج ۱)

۱۲ ہر عضو کو دھوتے وقت بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اور کلمۂ شہادت پڑھنا۔

۱۳ وضوء میں اور وضوء کے بعد جو دُعائیں احادیث شریفہ میں آئی ہیں ان کو پڑھنا (جو ابھی آگے آتی ہیں)۔ (درمختار، ص ۸۶، ج ۱)

۱۴ وضوء کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۶)

وضوء کے مکروہات

وضوء کے مکروہات نو ۹ ہیں:

۱ جو چیزیں وضوء میں مستحب ہیں ان کی خلاف ورزی کرنے سے وضوء مکروہ ہو جاتا ہے۔ (علم الفقہ، ص ۷۹، ج ۱)

۲ پانی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا۔ (درمختار، ص ۸۹، ج ۱)

۳ پانی اس قدر کم خرچ کرنا کہ جس سے اعضاء کے دھونے میں کمی رہ جائے۔ (درمختار، ص ۸۹، ج ۱)

۴ وضو کرتے ہوئے بلاعذر کوئی دُنیا کی بات کرنا، ہاں ضروری بات کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (علم الفقہ ص۷۹ ج۱)

۵ وضو میں اعضاءِ وضوء کے علاوہ دیگر اعضاء کو بلا ضرورت دھونا۔ (علم الفقہ، ص ۷۳، ج ۱)

۶ مُنہ اور دوسرے اعضاء پر زور سے چھینٹے مارنا۔ (عالمگیری ص۶ ج۱)

۷ تین بار سے زیادہ اعضاء کو دھونا۔ (درمختار، ص ۸۹، ج۱)

۸ نئے پانی سے تین بار مسح کرنا۔ (درمختار، ص ۹۰، ج۱)

۹ وضو کے بعد ہاتھوں کا پانی جھٹکنا۔ (علم الفقہ، ص ۷۹، ج۱)

وضو کا مسنون طریقہ اور آداب

جب آپ وضو کرنا چاہیں تو وضوء کرنے سے پہلے دل میں ارادہ کریں کہ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے وضو کرتا ہوں، پھر وضو کرنے لیے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی پاک اور بلند جگہ پر

Find more at: www.deeneislam.com

بیٹھ جائیں تاکہ وضوء میں استعمال ہونے والا پانی جسم اور کپڑوں پر نہ گرے، اور وضوء شروع کرتے وقت بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھیں یا یہ دُعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيۡنِ الۡاِسۡلَامِ

"اللہ تعالٰی کے نام سے شروع کرتا ہوں اور حق تعالٰی کا شکر ہے دینِ اسلام نصیب ہونے پر۔"

پھر سب سے پہلے دونوں ہاتھ تین دفعہ گٹوں (پہنچوں) تک دھوئیں اور دھوتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡ اَسۡئَلُكَ الۡيُمۡنَ	اے اللہ! میں آپ سے دینی اور دُنیاوی
وَالۡبَرَكَةَ وَاَعُوۡذُ بِكَ	برکت مانگتا ہوں، اور بدبختی اور
مِنَ الشُّوۡمِ وَالۡهَلَاكَةِ	ہلاکت سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

پھر دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ کُلّی کریں اور مسواک کریں اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف انگلی سے اپنے دانت صاف کریں

تاکہ سب میل کچیل دُور ہو جائے اور اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کر کے پانی خوب اچھی طرح سارے مُنہ میں پہنچائیں، اور اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کریں، اور پھر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ؕ	اے اللہ! قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے میں اور اپنے ذکر و شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔

پھر دائیں ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں، اور کوشش کریں کہ پانی نتھنوں کی جڑ تک پہنچ جائے، لیکن جس شخص کا روزہ ہو وہ جتنی دُور تک نرم نرم گوشت ہے اس سے اُوپر پانی نہ لے جائے، اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ ؕ	اے اللہ! مجھ کو جنّت کی خوشبو سنگھانا اور دوزخ کی بدبو سے بچانا۔

پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں، اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک، سب جگہ پانی بہہ جائے، دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچائیں کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے، اور چہرہ دھوتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ۔	اے اللہ! جس دن بہت سے چہرے روشن اور بہت سے سیاہ ہوں گے اس دن میرا چہرہ روشن فرمانا۔

پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں، پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھوئیں، اس طرح کہ انگلیوں سے دھوتے ہوئے کہنیوں تک لے جائیں، اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے حرکت دیں، انگوٹھی پہنے ہوں یا عورتوں نے چھلّے پہن رکھے ہوں تو ان کو ہلائیں کہ کہیں کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے، اور داہنا ہاتھ دھوتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

Find more at: www.deeneislam.com

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔	اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے داہنے ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان لینا۔

اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۔	اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے۔

پھر ایک مرتبہ تمام سر کا مسح کریں، اور مسح کرتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ۔	اے اللہ! جس روز آپ کے عرش کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا اس روز مجھے اپنے عرش کا سایہ عنایت فرمانا۔

 Find more at: www.deeneislam.com

پھر کان کا مسح کریں اور کانوں کے اندر کا مسح شہادت کی انگلی سے اور کانوں کے اُوپر کا مسح انگوٹھوں سے کریں، پھر انگلیوں کی پُشت سے گردن کا مسح کریں لیکن گلے کا مسح نہ کریں کہ یہ بُرا اور منع ہے اور کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں، سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ پر لگا ہوا ہے وہی کافی ہے، اور کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ	اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو باتیں سُن کر نیک باتوں پر عمل کرتے ہیں۔

اور گردن کا مسح کرتے وقت یہ دُعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ ؕ	اے اللہ! میری گردن دوزخ سے آزاد فرما۔

پھر داہنا پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھوئیں، پھر بایاں پاؤں

ٹخنے سمیت تین بار دھوئیں، اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے
پیر کی انگلیوں کا اس طرح خلال کریں کہ داہنے پیر کی چھوٹی انگلی سے
شروع کریں اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں، اور پیروں کو دھوتے
ہوئے داہنے ہاتھ سے پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے مَلیں، اور دایاں
پاؤں دھوتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ	اے اللہ! جس روز پُلِ صراط پر
عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ	بہت سے قدم پھسلیں گے میرے
الْاَقْدَامُ ؕ	پاؤں ثابت قدم رکھنا۔

اور بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ	اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما،
مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا	اور میری کوشش کو قبول فرما اور
وَّتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ ؕ	میری تجارت کو ترقی عطا فرما۔

پھر وضو ختم ہونے پر آسمان کی طرف منہ کر کے کلمہ شہادت پڑھیں:

Find more at: www.deeneislam.com

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پھر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ؕ	اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔

اور یہ دُعا بھی پڑھیں:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ؕ	اے اللہ! آپ پاک ہیں اور میں آپ کی تعریف کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف آپ ہی معبود ہیں میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں اور

Find more at: www.deeneislam.com

آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

وضو کے درمیان میں کسی جگہ یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ	اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور
وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ	میرے لیے میرے گھر میں وسعت پیدا
وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ؕ	فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

اس کے بعد برتن میں اگر وضو کا پانی بچا ہو تو اس کو پئیں، خواہ تھوڑا سا ہو، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھیں، احادیث میں اس کا بڑا ثواب آیا ہے۔

پہلے ایک ایک کر کے مذکورہ دُعائیں یاد کریں، کسی سے سب دُعائیں یاد نہ ہو سکیں تو وضو کے شروع میں بسم اللہ، درمیان میں وضو کی دُعا، اور آخر میں کلمۂ شہادت اور اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ الخ یاد کر لیں، صرف ان کا پڑھ لینا بھی بہت مفید ہے، پورے اہتمام سے طریقۂ بالا کے مطابق وضو کریں، چند بار کرنے سے سہولت اور پھر ان شاء اللہ!

عادت ہو جائے گی۔ (مآخذ: شامی و عالمگیری)

وضو کب فرض ہے؟

وضو ہر نماز کے لیے فرض ہے۔ خواہ وہ نماز نفل ہو یا سُنّت۔ واجب ہو یا فرض۔ جنازہ کی نماز ہو یا سجدۂ تلاوت۔ (درمختار ص۶، ج۱)

وضو دو صورتوں میں واجب ہے:

۱ خانۂ کعبہ کا طواف کرنے کے لیے۔

۲ قرآنِ کریم چھُونے کے لیے۔ (درمختار ص۶، ج۱)

وضو کب مسنون ہے؟

وضو دو صورتوں میں مسنون ہے:

۱ سوتے وقت۔

۲ غسل کے لیے۔ (علم الفقہ ص۷، ج۱)

وضو کب مستحب ہے؟

وضو کرنا اٹھارہ صورتوں میں مستحب ہے:

۱ اذان و تکبیر کے وقت۔

١. خطبہ پڑھتے وقت، خطبہ خواہ نکاح کا ہو یا جُمعہ کا یا کسی اور چیز کا۔
٢. عِلمِ دین پڑھتے وقت۔
٣. دین کی کتابیں چھُوتے وقت۔
٤. سلام کرتے وقت یا سلام کا جواب دیتے وقت۔
٥. اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے وقت۔
٦. سو کر اُٹھنے کے بعد۔
٧. اُونٹ کا گوشت کھانے کے بعد۔
٨. میّت کو غُسل دینے کے بعد۔
٩. جنازہ اُٹھانے کے بعد۔
١٠. ہر وقت باوضو رہنا۔
١١. نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کے لیے۔
١٢. عرفات میں ٹھہرنے کے لیے۔
١٣. صفا و مروہ کی سعی کے لیے۔

۱۵ جُنبی (ناپاک) کو غسل سے پہلے کھانا کھانے کے لیے۔

۱۶ اپنی زوجہ سے خواہش پوری کرنے کے لیے۔

۱۷ وہ حالتیں جن میں ہمارے نزدیک وضو نہیں جاتا اور دوسرے ائمہ کے نزدیک جاتا رہتا ہے۔

۱۸ حیض یا نفاس والی عورت کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا مستحب ہے۔ (دُرِ مُختار، ص ۶۱ ج ۱)

وضو توڑنے والی چیزیں

پیشاب، پاخانہ، منی، مذی اور ہوا جو پیچھے سے نکلے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، البتہ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے جیسا کہ بعض مرتبہ بیماری میں ایسا ہوتا ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، اور اگر آگے یا پیچھے سے کوئی کیڑا جیسے کینچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: پیشاب کا قطرہ جب تک پیشاب کی نالی کے اندر رہے وضو نہیں ٹوٹتا اور جب سوراخ سے باہر آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (ھندیہ)

خون نکلنے سے وضو ٹوٹنا

مسئلہ: اگر کسی نے فصد لی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن میں اور کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو ٹوٹ گیا، البتہ اگر خون یا پیپ زخم کے مُنہ ہی پر رہے، زخم کے مُنہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں ٹوٹا۔ چنانچہ اگر کسی کے سُوئی یا کانٹا چُبھ گیا اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو ذرا بھی بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ (کبیری ص ۱۳۸)

مسئلہ: اگر کسی نے ناک سنکی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔ وضو اس وقت ٹوٹتا ہے جب پتلا خون نکلے اور بہہ پڑے، لہٰذا اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی اور

Find more at: www.deeneislam.com

جب اس کو نکالا تو انگلی میں خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (کبیری ص۱۳۴)

مسئلہ: کسی کی آنکھ کے اندر دانہ تھا وہ ٹوٹ گیا یا خود اس نے توڑ دیا اور اس کا پانی بہہ کر آنکھ میں پھیل گیا لیکن آنکھ کے باہر نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر آنکھ کے باہر پانی نکل پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر کان کے اندر دانہ ہو اور ٹوٹ جائے تو جب تک خون، پیپ سوراخ کے اندر اس جگہ تک رہے جہاں پانی پہنچانا غسل کرتے وقت فرض نہیں ہے تب تک وضو نہیں ٹوٹتا اور جب ایسی جگہ پر آجائے جہاں پانی پہنچانا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

(دُرِ مختار ص۹۱ ج۱)

مسئلہ: اگر کسی کے کوئی زخم ہوا اور اس میں سے کیڑا نکلا یا کان سے نکلا یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کر گر پڑے اور خون نہ نکلے

Find more at: www.deeneislam.com

تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (کبیری ص۱۳۳)

مسئلہ: کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کا چھلکا نوچ ڈالا اور اس کے نیچے خون یا پیپ دکھلائی دینے لگا لیکن وہ خون پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہے، کسی طرف نکل کر بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ (کبیری ص۱۳۰)

مسئلہ: داد کے کھجلانے سے جو پانی نکلتا ہے وہ ناپاک ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: کسی کے پھوڑے میں بڑا گھراؤ ہو گیا تو جب تک خون یا پیپ اس گھراؤ کے سوراخ کے اندر ہی اندر ہے باہر نکل کر بدن پر نہ آئے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔ (عالمگیری ص۷ ج۱)

مسئلہ: اگر خون یا پیپ زخم کے اندر سے نکل کر پھیل جائے یا پھایہ جذب ہو جائے یا پٹی بندھی ہو اس پر ظاہر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (امداد الفتاویٰ ص۱۱ ج۱)

Find more at: www.deeneislam.com

مسئلہ: اگر پھوڑے پھنسی کا خون آپ سے نہیں نکلا، بلکہ اس نے دبا کر نکالا تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا جبکہ خون بہہ جائے۔ (درمختار ص۹۲ ج۱)

مسئلہ: کسی کے زخم سے ذرا ذرا سا خون نکلنے لگا اس نے اس پر مٹی ڈال دی یا کپڑے سے پونچھ لیا، پھر ذرا سا نکلا پھر اس نے پونچھ ڈالا، اس طرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل میں سوچے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر پونچھا نہ جاتا تو بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر ایسا ہو کہ پونچھا نہ جاتا تب بھی نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ (کبیری ص۱۲۹)

مسوڑھوں سے خون بہنا

مسئلہ: کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک میں خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سفیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔ (عالمگیری ص۸ ج۱)

مسئلہ: اگر دانت سے کوئی چیز کاٹی اس چیز پر خون کا دھبہ معلوم

ہوا یا دانت میں خلال کیا اور خلال میں خون کی سُرخی دکھائی دی لیکن تھوک میں بالکل خون کا رنگ معلوم نہیں ہوتا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (کبیری ص۱۳۰)

تشریح: کسی کے دانتوں سے خون نکلا پھر وہ اس کو نگل گیا، اور کم زیادہ کا پتہ نہ چلا تو احتیاطاً وضو لوٹا لینا چاہیے۔

آنکھ اور کان سے پانی بہنا:

مسئلہ: کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے ناپاک ہے، اگرچہ کوئی پھوڑا یا پھنسی معلوم نہ ہو، لہٰذا اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا جبکہ کان کے سوراخ سے نکل کر اس جگہ تک آجائے جس کا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے، اسی طرح اگر ناف سے پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ ایسے ہی اگر آنکھیں دُکھتی اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر آنکھیں نہ دُکھتی ہوں، نہ اس

میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

تشریح: آنکھ سے پانی نکلنے سے وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے میں تحقیق یہ ہے کہ اگر آنکھ سے پانی کسی زخم کی وجہ سے نکلے خواہ وہ زخم ظاہر میں معلوم ہوتا ہے یا کسی مسلمان دیندار طبیب کی تشخیص سے معلوم ہو تب تو اس پانی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں ٹوٹے گا۔

(حاشیہ بہشتی زیور ص۶ ج۱)

لہٰذا اگر آنکھوں میں زخم نہ ہو تو محض دکھنے، کھٹکنے یا رونے سے اگر آنسو نکل آئیں تو ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

وضو میں قے ہونا:

مسئلہ: اگر قے ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت نکلی تو اگر قے منہ بھر کر ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا، اور اگر منہ بھر کر نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا، اور منہ بھر کے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مُشکل سے منہ میں رُکے، اور اگر قے میں صرف بلغم ہی بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹا، چاہے

کم ہو یا زیادہ، منہ بھر کر ہو یا نہ ہو، اور اگر وہ جما ہوا ٹکڑے ٹکڑے نکلے اور منہ بھر کر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر کم ہو منہ بھر کر نہ ہو تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ (کبیری ص۱۲۷)

مسئلہ: اگر تھوڑی تھوڑی کئی دفعہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ ایک دفعہ میں قے ہوتی تو منہ بھر کر ہو جاتی، تو اگر اس کئی دفعہ قے ہونے میں ایک ہی متلی برقرار رہی اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا، اور اگر اس کئی دفعہ قے ہونے میں ایک متلی برقرار نہیں تھی بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جا چکی تھی اور طبیعت صاف ہو گئی تھی اور جی اچھا ہو گیا تھا پھر دوبارہ متلی ہوئی اور تھوڑی سی قے ہو گئی پھر جب یہ متلی جاتی رہی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (کبیری ص۱۲۸)

بے ہوش ہونا:

مسئلہ: اگر کوئی شخص بے ہوش ہو گیا یا جنون کی وجہ سے

عقل جاتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا، چاہے بے ہوشی اور جنون تھوڑی دیر ہی رہا ہو۔ (دُرِّ مختار ص۹۷ ج۱)

نشہ میں وضو کا حکم:

مسئلہ: اگر کسی شخص نے کوئی نشہ کی چیز کھالی اور اتنا نشہ ہو گیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم اِدھر اُدھر بہکتے اور ڈگمگاتے ہیں تو وضو ٹوٹ گیا۔ (دُرِّ مختار ص۹۷ ج۱)

ہنسی سے وضو ٹوٹنا:

مسئلہ: اگر نماز میں اتنی زور سے ہنسی آئی کہ نمازی نے خود بھی اپنی آواز سُن لی اور اس کے پاس والوں نے بھی سب نے سن لی جس طرح کھلکھلا کر ہنسنے میں سب پاس والے سُن لیتے ہیں تو اس سے وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی، اور اگر ہنسی اتنی آواز سے ہو کہ اپنے آپ کو آواز سُنائی دے مگر سب پاس والے آواز نہ سُن سکیں، اگرچہ بہت پاس والا سُن لے تو اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی، اور وضو بھی نہیں ٹوٹے گا

Find more at: www.deeneislam.com

اور اگر ہنسی میں فقط دانت کھل گئے اور آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا اور نہ نماز گئی، اسی طرح تبسم کا حکم ہے کہ اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ نماز۔ (کبیری ص۱۳۹ و عالمگیری ص۱۱ ج۱)

مسئلہ: اگر چھوٹا بچہ جو ابھی جوان نہیں ہوا نماز میں زور سے ہنس پڑے یا بالغ مرد یا بالغ عورت سجدۂ تلاوت میں ہنس پڑے یا جنازہ کی نماز میں کوئی زور سے ہنس پڑے تو وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ بچہ کی وہ نماز اور سجدۂ تلاوت اور جنازہ کی نماز ٹوٹ جائے گی جس میں اس کو زور سے ہنسی آئی ہے۔ (کبیری ص۱۴۰)

وضو میں خون لینا:

مسئلہ: رگ میں جو انجکشن لگتا ہے جس میں پہلے انجکشن کے ذریعہ تھوڑا سا خون بدن سے نکالتے ہیں اس کے بعد دوا چڑھاتے ہیں اس میں وضو ٹوٹنے نہ ٹوٹنے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر انجکشن سے اتنا خون نکالا کہ اگر وہ جسم سے خود نکلتا تو بہہ پڑتا، تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور

Find more at: www.deeneislam.com

اگر انجکشن میں اتنا خون کم نکالا کہ اگر اتنا خون بدن سے خود نکلتا تو ہرگز نہ بہتا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اسی طرح کسی نے دوسرے کو اتنا خون دیا کہ اگر وہ بدن سے خود نکلتا تو ہرگز نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا، اسی طرح کسی نے دوسرے کو اپنا اتنا خون دیا کہ اگر وہ بدن سے خود نکلتا تو بہہ پڑتا تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

بحالتِ وضو سونا:

مسئلہ: لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی، خواہ چت لیٹے یا دائیں کروٹ پر یا بائیں کروٹ پر لیٹے تو وضو ٹوٹ گیا، اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو جائیں تو وضو نہیں ٹوٹتا، اور سجدہ میں یہ تفصیل ہے کہ عورت اگر اس طرح سجدہ کرے جس طرح کہ وہ کیا کرتی ہے اور پھر سجدہ میں سو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر مرد سجدہ میں سو جائے اور اس نے سجدہ اس طرح کیا ہے جس طرح سجدہ کرنے کا مردوں کو حکم ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ھندیہ)

مسئلہ: اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سوئے اور اپنے کولہے ایڑی سے دبائے رکھے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (کبیری صفحہ ۱۲۷)

مسئلہ: بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑا تو اگر گر کر فورًا ہی آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر گرنے کے ذرا بعد آنکھ کھلی تو وضو ٹوٹ گیا۔ (طحطاوی صفحہ ۵)

مسئلہ: کوئی شخص زمین پر یا تخت پر یا گاڑی یا ٹرین یا ہوائی جہاز کی سیٹ پر بیٹھ کر سو گیا اور اس کو اس قدر گہری نیند آگئی کہ اگر پیچھے والی ٹیک ہٹالی جائے تو وہ گر پڑے لیکن ابھی اس کے ہوا خارج ہونے کی جگہ پوری طرح دبی ہوئی ہے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر اس کے ہوا خارج ہونے کی جگہ دبی ہوئی نہیں ہے تو بلا شبہ وضو ٹوٹ گیا۔ (ھندیہ)

مسئلہ: کوئی شخص بیٹھ کر سو گیا اور نیند میں کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف جھکتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ھندیہ)

مسئلہ: کوئی شخص چوکڑی مار کر بیٹھا یا دائیں طرف یا بائیں طرف

Find more at: www.deeneislam.com

دونوں قدم نکالے اور دونوں کولہے زمین پر جمے ہوئے ہیں اسی حالت میں نیند آگئی اور وہ اسی طرح بیٹھا رہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ھندیہ)

مسئلہ: بیمار آدمی لیٹ کر نماز ادا کرتا ہے، اگر وضو کرنے کے بعد لیٹے لیٹے آنکھ لگ جائے گی تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ (ھندیہ)

بحالتِ وضو اُونگھنا:

مسئلہ: بیٹھے بیٹھے اُونگھنے اور جھومنے سے وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ وہ گرنے نہ پائے۔ (طحطاوی)

مسئلہ: لیٹ کر اُونگھنے میں اگر اُونگھ ہلکی اور معمول ہے کہ قریب بیٹھ کر باتیں کرنے والوں کی باتیں اس کو سُنائی دیتی ہیں تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر اُونگھ گہری ہے کہ قریب بیٹھ کر باتیں کرنے والوں کی اس کو کچھ خبر نہیں تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (ھندیہ)

اعضاءِ وضو پر کسی چیز کا جما رہنا:

مسئلہ: بعض اوقات سڑک میں استعمال ہونے والا ڈامر،

Find more at: www.deeneislam.com

تارکول، پاؤں میں لگ جاتا ہے، وضو میں اس کو اچھی طرح چھڑانا ضروری ہے، اگر بغیر چھُڑائے اُوپر ہی سے پانی بہالیا تو وضو نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: سیمنٹ یا پینٹ (روغنی رنگ) کی قسم سے کوئی چیز کاریگروں یا کسی اور کے ہاتھوں یا پیروں میں لگ جائے اور خشک ہوجائے اور پانی جلد تک نہ پہنچ سکے تو وضو میں ان کو چھڑانا بھی ضروری ہے ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اعضاءِ وضو میں سے کسی عضو پر کوئی دِلدار چیز لگی ہوئی ہو مثلاً ناخنوں پر ناخن پالش ہو، ڈاڑھی کے بالوں پر خضاب کی تہہ جم گئی ہو اور یہ دونوں خشک ہوں تو ناخنوں کی سب پالش اور بالوں سے خضاب کی جمی ہوئی تہہ کو دُور کرنا ضروری ہے، بغیر چھُڑائے محض اُوپر سے پانی بہا لینے سے وضو نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: روٹی پکانے والوں اور والیوں کے ہاتھوں اور ناخنوں

Find more at: www.deeneislam.com

میں آٹا لگا رہ جائے اور خشک ہو جائے تو اس کو چھڑانا بھی ضروری ہے، اگر بغیر چھڑائے وضو کر لیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وہ وضو نہیں ہوگا۔ (منیہ)

البتہ مذکورہ صورتوں میں جب آٹا یا رنگ و روغن وغیرہ ایسا چمٹ جائے کہ کوشش کے باوجود نہ چھوٹے اور چھڑانا دشوار ہو تو بغیر چھڑائے بھی وضو درست ہو جائے گا۔ (ہندیہ)

کسی حصّہ کا خشک رہنا:

مسئلہ: بعض حضرات مُنہ دھوتے وقت صرف چہرہ کی ٹکیہ کو دھو لینا کافی سمجھتے ہیں، حالانکہ وضو کے لیے چہرہ کی تعریف میں پیشانی سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک کے درمیان کا سارا حصّہ داخل ہے، اور وضو میں اس سارے حصّہ کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ گھنی ڈاڑھی نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ: بعض حضرات بازوؤں کو دھوتے وقت کہنیوں کو اچھی

طرح نہیں دھوتے اور کہنی کی پشت خشک رہ جاتی ہے جس کی بنا پر وضو مکمل نہیں ہوتا، لہٰذا کہنیوں کی پشت پر پانی اہتمام سے پہنچانا چاہیے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: بعض حضرات بازوؤں کو کہنیوں کی طرف سے دھویا کرتے ہیں، یہ خلافِ سُنّت ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہر بازو کو انگلیوں کی جانب سے اس طرح دھویا جائے کہ ایک ہاتھ کے چُلّو میں پانی لے کر ہاتھ کو اُوپر کیا جائے، اور دوسرے ہاتھ کی مدد سے کہنی تک اس پانی کو بہا لیا جائے اور اچھی طرح ملا جائے، اسی طرح ہر بازو کو تین تین بار دھویا جائے۔ (طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح)

مسئلہ: بعض حضرات سر کا مسح کرنے میں خاص طور پر پگڑی باندھنے والے اور مسائل سے ناواقف لوگ اس قدر کوتاہی کرتے ہیں کہ پگڑی اور ٹوپی کے سامنے والے حصّہ کو ذرا سا اونچا کر کے پیشانی کے قریب ترین بالوں کو چھو دینا کافی سمجھتے ہیں، حالانکہ کم از کم سر کے چوتھائی حصّہ کا مسح کرنا

فرض ہے، اگر اس سے کم مقدار میں مسح کیا تو وضو نہیں ہوگا، اگر چوتھائی سر کے برابر مسح کرلیا تو بھی سُنّت چھوڑنے کا گناہ ہوگا، اس لیے اہتمام سے تمام سر کا مسح کرنا چاہیے۔

مسئلہ: پاؤں دھوتے وقت بعض لوگ صرف اُوپر سے پانی بہا لیتے ہیں، اس طرح بسا اوقات پاؤں کے نیچے کا حِصّہ اور ٹخنوں کے نشیبی حِصّے اور انگلیوں کے درمیان کی جگہ خشک رہ جاتی ہے، کامل وضو کے لیے ضروری ہے کہ پاؤں کو اُوپر نیچے اور ٹخنوں کے پیچھے بائیں ہاتھ سے خوب مَلا جائے، اور انگلیوں کے درمیان بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کر کے اچھی طرح پانی پہنچایا جائے۔ (عالمگیری)

ڈاڑھی کا حکم:

مسئلہ: ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے، بشرطیکہ ڈاڑھی کے بال اس پر نہ ہوں یا ہوں مگر اس قدر کم ہوں کہ کھال نظر آئے، اور اگر ڈاڑھی اس قدر گھنی ہو کہ کھال نظر نہ آئے اور اندر کی سطح پر پانی پہنچانا مشکل

Find more at: www.deeneislam.com

ہو تو اس چھپی ہوئی کھال کو دھونا اور بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا فرض نہیں ہے، بلکہ وہ بال ہی کھال کے قائم مقام ہیں، ان پر پانی بہا دینا کافی ہے۔ (شرح التنویر)

زخمی اعضاء کا حکم:

مسئلہ: اگر ہاتھ پاؤں وغیرہ میں کوئی زخم یا پھوڑا پھنسی ہو اور اس پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہو تو پانی نہ ڈالیں، وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیں، اور اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیریں اتنی جگہ چھوڑ دیں۔ (کبیری)

مسئلہ: اگر ہاتھ پاؤں وغیرہ میں زخم ہے یا وہ پھٹ گئے ہیں، یا ان میں درد ہے، یا کوئی اور بیماری ہے، مگر اس حالت میں ان کو دھونا مضر نہ ہو اور دھونے سے تکلیف بھی نہ ہوتی ہو تو دھونا فرض ہے۔ (علم الفقہ)

مسئلہ: اگر اعضاءِ وضو پر کوئی زخم یا پھوڑا پھنسی ہو اور اس پر کھرنڈ جم جائے اور وضو کرنے والا وضو کے بعد اس کو اتار ڈالے اور خون وغیرہ

Find more at: www.deeneislam.com

کچھ نہ نکلے، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، ایسے ہی چہرے پر کیل اور مہاسے نکل آتے ہیں، ان کو نوچنے میں بعض دفعہ صرف جما ہوا خُشک مادہ نکلتا ہے، اس کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر ان دونوں صُورتوں میں خون، پیپ یا پانی نکل کر بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (کبیری)

کٹے ہوئے اعضاء کا حکم:

مسئلہ: اگر کسی کا ایک ہاتھ کہنی کے اُوپر سے کٹ گیا یا پیر ٹخنہ کے اُوپر سے کٹ گیا تو کٹے ہوئے ہاتھ پیر کے دھونے کا فرض بھی ساقِط ہو گیا، اور اگر کہنی یا ٹخنہ کے نیچے سے کاٹا گیا ہے تو جتنا حصہ باقی ہے اس کو دھونا واجب ہے۔ دونوں ہاتھ یا دونوں پیر کٹنے کا حکم بھی یہی ہے۔ (دُرِمختار)

اپنا یا کسی کا سَتر دیکھنے کا حکم:

مسئلہ: وضو کے بعد کسی کا سَتر دیکھ لیا یا اپنا سَتر کُھل گیا یا

ننگا ہو کر نہایا اور ننگے ہی وضو کیا تو اس کا وضو درست ہے، پھر وضو دُہرانے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ بلا ضرورتِ شرعی کسی نامحرم کا ستر دیکھنا یا اپنا دکھلانا گناہ کی بات ہے۔ (مشکوٰۃ ص۳۲۵ وعلم الفقہ ص۸۶ ج۱)

مسئلہ: مشہور ہے کہ کسی کو ننگا دیکھ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، یہ غلط ہے۔ (اغلاط العوام ص۳۰)

مسئلہ: اپنی یا غیر کی شرمگاہ دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (دُرمختار ص۹۹ ج۱)

وضو میں شک کے احکام:

مسئلہ: وضو کر رہا تھا کہ شک ہو گیا کہ سر کا مسح کیا ہے یا نہیں یا کسی عضو کے دھونے، نہ دھونے میں شک ہوا، تو اگر یہ شک پہلی مرتبہ ہوا ہے اور اس کو ایسا شک پڑنے کی عادت نہیں ہے تو مسح کر لے یا وہ عضو دھو لے جس کے بارے میں شک ہوا ہے، اور اگر شک ہونے کی عادت ہی ہو گئی ہے تو پھر اس شک کی بالکل پرواہ نہ کریں، اور

Find more at: www.deeneislam.com

اگر وضو سے فارغ ہونے کے بعد شک ہوا تو بھی اس کی پرواہ نہ کریں، (جب تک پکا گمان نہ ہو جائے)۔ (عالمگیری ص۹ ج۱)

مسئلہ: اگر وضو کے درمیان یا وضو کرنے کے بعد کسی نامعلوم عضو کی نسبت نہ دھونے کا شبہ ہو تو گمان غالب میں جو عضو آئے اس کو دھو ڈالیں ورنہ پھر سے وضو کریں۔ (دُرمختار ص۱۰۱ ج۱)

مسئلہ: اگر وضو کرنا تو یاد ہے اور اس کے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں تو اس کا وضو باقی سمجھا جائے گا، اسی سے نماز درست ہے، لیکن وضو پھر سے کر لینا بہتر ہے۔ (دُرمختار ص۱۰۱ ج۱)

وضو میں پانی ضائع کرنا:

وضو میں پانی زیادہ خرچ کرنے میں بہت احتیاط رکھنا چاہیے، آج کل عام طور پر وضو خانوں میں ٹونٹیاں لگی ہوتی ہیں، اور اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ ٹونٹی کھول کر بیٹھ جاتے ہیں، پانی تیزی کے ساتھ بہتا

Find more at: www.deeneislam.com

رہتا ہے اور ہمارے بعض بھائی اس طرف بالکل توجّہ نہیں فرماتے،

یاد رکھیے! پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی اور قیمتی نعمت ہے، لہٰذا اس کو بیکار نالی میں بہا دینا جائز نہیں ہے، صرف خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ (دُرِ مختار)

ہمارا تجربہ ہے کہ اکثر ٹونٹیاں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ مثلاً: اگر مُنہ دھونے کے لیے دونوں ہاتھوں کا پیالہ بنا کر پانی بھر لیا ہے تو صرف انگوٹھے کے اشارے سے ٹونٹی بند کی جا سکتی ہے، نیز دورانِ وضو ایک ہاتھ سے وضو کرنا بھی بآسانی ہو سکتا ہے، اہتمام کر کے دیکھیں، مُنہ پر پانی کا چھپکا مارتے وقت خیال رکھیں کہ پانی کی چھینٹیں نہ اُڑیں اور اپنے اُوپر اور دوسروں پر نہ گریں

(عالمگیری)

ظہر کے وقت وضو کرلیا تو جب تک ظہر کا وقت رہے گا، نکسیر کے خون کی وجہ سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا، البتہ اگر پاخانہ، پیشاب کیا گیا یا سوئی چبھ گئی اس سے خون نکل پڑا تو وضو جاتا رہا، پھر وضو کرے، جب یہ وقت چلا گیا دوسری نماز کا وقت آگیا تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہیے، اسی طرح ہر نماز کے وقت وضو کرلیا کرے، اور اس وضو سے فرض، نفل جو چاہے پڑھے اور جتنی چاہے پڑھے (دُرِّمختار ص۲۰۲ ج۱)

آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگاتے ہیں کہ پورا ایک وقت اسی طرح گزر جائے کہ برابر خون بہا کرے اور اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز طہارت سے ادا کرسکے، اگر اتنا وقت مِل گیا کہ اس میں طہارت سے نماز پڑھ سکتا ہے تو اس کو معذور نہیں کہیں گے، البتہ جب پورا ایک وقت اسی طرح گذر گیا کہ اس طہارت سے نماز پڑھنے کا موقع نہیں مِلا تو یہ شخص

Find more at: www.deeneislam.com

معذور کے مسائل

معذور کی تعریف اور اس کا حکم:

جس کو ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے، کوئی ساعت نہیں رکتا، یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے، اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں۔

اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا اس وقت تک اس کا وضو باقی رہے گا، البتہ جس بیماری میں مبتلا ہے اس کے سوا اگر کوئی بات ایسی پائی جائے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وہ وضو جاتا رہے گا اور پھر سے وضو کرنا پڑے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ایسی نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی، اس نے

معذور ہوگیا، اب اس کا وہی حکم ہے کہ ہر وقت نیا وضو کرلیا کرے، پھر جب دوسرا وقت آئے تو اس میں ہر وقت خون بہنا شرط نہیں ہے بلکہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آجایا کرے اور سارا وقت بند رہے تو بھی معذور ہونا باقی رہے گا، ہاں اگر اس کے بعد ایک پورا وقت گزر جائے جس میں خون بالکل نہ آئے تو اب معذور نہیں رہے گا۔ اب اس کا حکم یہ ہے کہ جتنی دفعہ خون نکلے گا وضو ٹوٹ جائے گا۔ (دُرِّ مختار ص۲۰۲ ج۱)

مسئلہ: اگر فجر کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتا، دوسرا وضو کرنا چاہیے اور جب آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے ظہر کے وقت نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب عصر کا وقت آئے گا تب نیا وضو کرنا پڑے گا، ہاں اگر کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو یہ اور بات ہے۔ (دُرِّ مختار ص۲۰۳ ج۱)

Find more at: www.deeneislam.com

مسئلہ: ظہر کا کچھ وقت ہو گیا تھا تب زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا، تو اخیر وقت تک انتظار کریں، اگر بند ہو جائے تو خیر، نہیں تو وضو کر کے نماز پڑھ لیں، پھر اگر عصر کے پورے وقت میں اُسی طرح بہا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہیں ملی، تو اب عصر کا وقت گزرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم لگائیں گے اور اگر عصر کے وقت کے اندر ہی بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں۔ جو نمازیں اتنے وقت پڑھی ہیں وہ درست نہیں ہوئیں پھر سے پڑھیں۔ (دُرِّ مختار ص۲۰۳ ج۱)

مسئلہ: کسی کا ایسا زخم تھا کہ ہر دم بہا کرتا تھا، اس نے وضو کیا پھر دوسرا زخم پیدا ہو گیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے۔ (دُرِّ مختار ص۲۰۴ ج۱)

مسئلہ: معذور نے پیشاب، پاخانہ کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو کیا تھا اس وقت خون بند تھا، جب وضو کر چکا تب خون آیا تو اس خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا، البتہ جو وضو

Find more at: www.deeneislam.com

نکسیر وغیرہ کے سبب کیا ہے وہ وضو خاص نکسیر کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: اگر معذور کا خون وغیرہ کپڑے میں لگ جائے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی پھر لگ جائے گا تو اس کا دھونا واجب نہیں ہے، اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا بلکہ نماز طہارت سے ادا ہو جائے گی تو دھو ڈالنا واجب ہے، اگر یہ خون کا دھبّہ یا داغ چاندی کے روپے سے بڑھ جائے تو بغیر دھوئے نماز نہیں ہوگی۔ (دُرِّ مختار ص۲۰۱ ج۱)

گذارش

اس کتاب سے استفادہ کرنے کے بعد حفاظت سے رکھیے، اگر ہو سکے تو کسی اور ضرورتمند کو دے دیں، لیکن براہِ کرم اس کو ضائع نہ فرمائیں۔

شکریہ

متفرق مسائل

مسئلہ: وضو، غسل یا تیمم کرتے ہوئے درمیان میں اگر کوئی وضو توڑنے والی چیز واقع ہو جائے، مثلاً ہوا خارج ہو جائے تو پھر نئے سرے سے وضو کریں، کم از کم فرض اعضاء پھر سے دھوئیں۔

(مُنیۃُ المُصلّی)

مسئلہ: ڈکار آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، خواہ بدبودار ہو۔

(علم الفقہ ص۸۵ ج۱)

مسئلہ: گرمی دانے سے اگر پانی اتنا زیادہ نکلے کہ گرمی دانوں سے بڑھ کر بدن پر بہنے لگے تو ناقضِ وضو ہونا چاہیے ورنہ نہیں۔

(امداد المفتین ص۹۱ ج۱)

مسئلہ: وضو کی حالت میں اگر مذی نکل آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(دُرِّ مختار ص۹۱ ج۱)

Find more at: www.deeneislam.com

مسئلہ: خواتین کو بعض مرتبہ بیماری کی وجہ سے رینٹ کی طرح لیسدار پانی آگے کی طرف سے آتا ہے تو احتیاط اس میں ہے کہ وہ پانی نجس ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (مراقی الفلاح ۵۵)

مسئلہ: پیشاب یا مذی کا قطرہ سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اس کے کھال کے اندر ہے جو اوپر ہوتی ہے تب بھی وضو ٹوٹ گیا وضو ٹوٹنے کے لیے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں۔ (شامی ط۹ ج ۱)

مسئلہ: مرد کے پیشاب کے مقام سے جب عورت کے پیشاب کا مقام مل جائے اور کچھ کپڑا وغیرہ درمیان میں حائل نہ ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر دو عورتیں اپنی اپنی پیشاب گاہیں ملائیں تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن خود یہ نہایت بُرا اور گناہ کا کام ہے، دونوں عورتوں میں چاہے کچھ نکلے، چاہے نہ نکلے ایک ہی حکم ہے۔ (دُرِّ مختار ط۹ ج ۱)

مسئلہ: وضو کے بعد ناخن کٹائے یا زخم کے اُوپر کی کھال نوچ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا، نہ وضو کے دُہرانے کی ضرورت ہے،

Find more at: www.deeneislam.com

اور نہ اتنی جگہ پھر تر کرنے کا حکم ہے۔ (کبیری ص۱۴۲)

مسئلہ: اگر چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ بھی نجس ہے اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر درد نہیں ہے تو نجس نہیں اور وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔ (درِّ مختار ص۱۰۱ ج۱)

مسئلہ: کسی نے جونک لگوائی اور جونک میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہہ پڑے تو وضو جاتا رہا اور جو اتنا نہ پیا ہو بلکہ بہت کم پیا ہو تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر مچھّر یا مکھّی یا کھٹمل نے خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (درِّ مختار ص۹۲ ج۱)

مسئلہ: بلغم نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ص۱۱۲ ج۱)

مسئلہ: حُقّہ پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہی سگریٹ اور نسوار کا حکم ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ص۱۱۲ ج۱)

وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ○

Find more at: www.deeneislam.com